© rasailojaraid.com

ڈاکٹرشاہدمسعود

داؤدی بوہرہ جماعت کی تاریخ

ایک طالب علم نے مجھ سے سوال پوچھا ہے کہ آج کل داؤدی جماعت کی روحانی شخصیت سیدنا برہان الدین صاحب کی سالگرہ کی تقریبات منعقد ہورہی ہیں لیکن اس جماعت کی کوئی باقاعدہ مستند تاریخ آج تک سامنے نہیں آئی۔ براہِ کرم فرمائیے کیا بوہری جماعت اسماعیلی مسلک سے ہی تعلق رکھتی ہے یا یہ اہل تشیع حضرات ہیں کیونکہ ان کے ہاں بھی محرم کی مجالس ہوا کرتی ہیں۔ میں اس کا جواب یوں دینا چاہوں گا کہ جی ہاں! داؤدی بوہرہ جماعت بنیادی طور پر شیعہ مسلک سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ان کا دیگر اثناءعشری حضرات سے اختلاف سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ذرا سلسلہ امامت پر نظر ڈالی جائے۔اہل تشیع حضرات میں سلسلہ امامت کا آغاز حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہوتا ہے۔ دوسرے امام حضرت حسن رضی اللہ عنہ، تیسرے امام شہیدِ کربلا حضرت حسین رضی اللہ عنہ، چوتھے امام حضرت علی زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ، پانچویں امام حضرت امام باقر رحمتہ اللہ علیہ، چھٹے حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ۔حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ کے بعد مسئلہ امامت پر اختلاف پیدا ہوگیا۔ان کے سات بیٹے تھے۔سب سے بڑے بیٹے حضرت اسماعیلؒ پھر عبداللہؒ اور تیسرے نمبر پر حضرت موسیٰ کاظمؒ تھے۔ان تینوں شخصیات نے امامت کا دعویٰ کیا۔

کچھ حضرات کا کہنا تھا کہ حضرت اسماعیلؒ چونکہ امام جعفر صادق کے بڑے صاحبزادے ہیں اور انہوں نے حضرت اسماعیل کی امامت پر نص کی تھی' اس لیے وہ امام ہیں۔امام اسماعیلؒ کو ماننے والے اسماعیلی فرقے کے طور پر کام کررہے ہیں۔کچھ حضرات کا یہ کہنا تھا کہ چونکہ حضرت اسماعیل اپنے والد کی زندگی میں وفات پاگئے' اس لیے امامت حضرت موسیٰ کاظمؒ تک منتقل ہوگئی۔یہ اثناءعشری شیعہ کہلاتے ہیں۔باقی شیعہ حضرات سے اپنا رستہ الگ کرلینے والے اسماعیلی اپنے آپ کو بنوفاطمہ کہلانے لگے۔حضرت امام اسماعیلؒ کو اپنا امام مان لینے والے بنوفاطمہ شمالی افریقہ کے علاوہ ۲۰۰ سال تک مصر پر بھی حکومت کرتے رہے اور ان کے دور میں علم وفن کو بہت فروغ حاصل ہوا۔

بنوفاطمہ میں ۱۴ خلفاء گزرے ہیں اور ان کے پیش نظر اہم ترین مقصد یہ تھا کہ وہ بغداد میں موجود سنی عباسی خلافت کا خاتمہ کردیں۔۱۰ ویں صدی کے آخر تک بنوفاطمہ کا مرکزِ خلافت مصر تھا اور وہ یمن کے وسیع علاقے تک اپنا حلقۂ اثر قائم کرچکے تھے۔بنوفاطمہ نے مصر میں پرانے شہر فسطاط کے نزدیک اپنا نیا دارالخلافہ قائم کیا اور اس کا نام قاہرہ رکھا۔یہ ۹۶۹ء کا واقعہ ہے اور اس سے اگلے ہی سال اسماعیلی بنوفاطمہ نے ایک اہم مسجد تعمیر کی' جو اب تک موجود ہے اور جامعۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الازہر کہلاتی ہے۔اس دوران عباسی اور فاطمی خلافت کے درمیان کئی خونریز جھڑپیں ہوئیں۔

بنو فاطمہ کے ساتویں خلیفہ جو کہ اسماعیلیوں کے ۱۸ویں امام تھے‘ان کی جانشینی پر ان کی وفات کے بعد خود بنو فاطمہ میں جھگڑا اور اختلاف پیدا ہو گیا۔خلیفہ کے وزیر افضل نے خلیفہ کے چھوٹے بیٹے مستعالی کو جانشین نامزد کر دیا جبکہ خلیفہ کے بڑے بیٹے نزار نے مستعالی کی امامت تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے خود امامت کا دعویٰ کر دیا۔یہاں سے اسماعیلیوں کی دو شاخیں ہو گئیں۔نزار نے مصر سے بھاگ کر سکندریہ میں اپنی حکومت قائم کر لی۔مستعالی نے وہاں فوج بھیجی اور نزار کو گرفتار کر کے قاہرہ لے جایا گیا جہاں مستعالی نے انہیں دو دیواروں میں کھڑا کر کے دیوار چنوادی اور دوسری روایت کے مطابق وہ قید میں انتقال کر گئے۔

نزار کو اپنے مقصد میں تو ناکامی ہوئی لیکن ان کے حامیوں نے اپنی دعوت جاری رکھی اور قلعۃ الموت پر اپنی حکومت قائم کر لی جو ڈیڑھ سو سال تک قائم رہی۔جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ مستعالی اور نزار کی اس جنگ میں اسماعیلی حضرات دو حصوں میں تقسیم ہو گئے تھے‘ہندوستان میں اسماعیلیوں میں جو لوگ نزار کے حامی ہیں‘ وہ ’’خوجے‘‘ کہلاتے ہیں اور جو لوگ مستعالی کے حامی ہیں وہ ’’بوہرہ‘‘ کہلاتے ہیں۔بوہرہ دراصل گجراتی لفظ ’’بہورو‘‘ سے نکلا ہے‘جس کے معنی تاجر یا سوداگر کے ہیں کیونکہ اس فرقے میں اکثر حضرات تجارت پیشہ تھے‘اس لیے یہ بوہرہ کہلائے۔

نزاری اسماعیلیوں کے ۴۵ویں امام خلیل اللہ ایران میں ایک شورش کے دوران قتل ہو گئے اور وہاں ہنگامے پھوٹ پڑے۔اس کے بعد ایران کے بادشاہ فتح علی قاچار نے قاتلوں کو سزا دینے کے علاوہ ان کے دو سالہ بیٹے حسن علی کے ساتھ اپنی بیٹی سروری جہاں خانم کو بیاہ دیا اور اس کے علاوہ انہیں آقا خان کا شاہی خطاب بھی دیا جو کہ بعد میں آغا خان کہلانے لگا۔اس طرح اسماعیلیوں کے چھیالیسویں (۴۶) امام حسن علی آغا خان اوّل کہلائے۔یہ لفظ آقا یا آغا ایران میں ترکی سے آیا جہاں عثمانیوں میں اس کا مفہوم مالک کے طور پر لیا جاتا ہے۔

آغا خان اوّل یعنی حسن علی کا اپنے سسر فتح علی قاچار کے انتقال کے بعد ایران میں رہنا دشوار ہو گیا اور ۱۸۴۲ء میں وہ ہندوستان آ گئے‘ جہاں ممبئی میں انہوں نے سکونت اختیار کر لی۔دو سال بعد ان کی خدمات کے صلے میں برطانوی حکومت نے ۱۸۴۴ء میں انہیں ’’ہز ہائی نس‘‘ کا خطاب عطا کر دیا۔اسماعیلی حضرات جو نزار کو ماننے والے اور جو ہندوستان میں آغا خان کے آنے سے پہلے ہی بس گئے تھے‘وہ ’’خوجے اسماعیلی‘‘ کہلانے لگے جن کے ایک خاندان میں قائداعظم نے آنکھ کھولی۔بعد میں جب آغا خان ہندوستان آ کر اس جماعت کے سربراہ بن گئے تو یہ لوگ اسماعیلی آغا خانی کہلانے لگے۔

تاریخ پاکستان کی ممتاز شخصیت ایم اے ایچ اصفہانی کے مطابق انہیں قائداعظم نے خود بتایا تھا کہ جب وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۱ سال کے تھے تو انہوں نے اسماعیلی مذہب چھوڑ کر اثناء عشری کی طرف جانے کا فیصلہ کیا اور آغا خان کو بھی قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ اسماعیلیوں کی قیادت چھوڑ دیں۔ دوسری طرف مستعالی کے پیروکار مصر میں بنو فاطمہ کے بعد یمن میں آ گئے۔ جہاں امام کے روپوش ہو جانے کے بعد ''داعی مطلق'' انہیں ہدایات جاری کرتے رہے۔ میں پہلے ہی یہ بات کہہ چکا ہوں کہ ہندوستان میں یہ ''بوہرہ'' جماعت کہلائی اور ۱۰ اویں صدی ہجری تک یمن ہی ان ''بوہرہ'' حضرات کا مرکز رہا اور یہ وہیں پر زیارت کے لیے جایا کرتے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں نامساعد حالات کی وجہ سے ان کے داعیٔ مطلق نے اپنا مرکز ممبئی کے قریب منتقل کر دیا۔ اس وقت داعیٔ مطلق یوسف ابن سلیمان تھے۔ ان کے جانشین داؤد بن عجب شاہ تھے، جب وہ فوت ہوئے تو گجرات کی بوہرہ کمیونٹی نے داؤد ابن قطب شاہ کو اپنا داعیٔ مطلق تسلیم کر لیا۔ یہ لوگ اسی نسبت سے داؤدی بوہرہ کہلانے لگے۔ موجودہ داعی یعنی ڈاکٹر سیدنا برہان الدین اس سلسلۂ داعیان میں ۵۲ ویں نمبر پر ہیں اور اس وقت اس جماعت کی دنیا بھر میں تعداد ۱۰ الاکھ کے لگ بھگ ہے۔ سیدنا برہان الدین ۱۹۶۵ء سے بوہرہ جماعت کے داعی مطلق ہیں اوران کے والد سیدنا طاہر سیف الدین علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی رہے ہیں۔

(اے آر وائی، ون ورلڈ نیوز چینل۔ ۸ر جون ۲۰۰۴ء)

نئی کتب

تحریک احمدیت

یہودی وسامراجی گٹھ جوڑ
قادیانی ایوانوں میں زلزلہ برپا کرنے والی
ایک تاریخ ساز دستاویز
قادیانی کتب اور رسائل وجرائد کے حوالہ جات سے مدلل

مصنف: بشیر احمد مترجم: احمد علی ظفر
ضخامت: ۹۸۷ صفحات قیمت: ۳۰۰ روپے

کذباتِ مرزا

مرزا قادیانی کے ۱۰۱ جھوٹ
قادیانی کتب سے ماخوذ

مصنف: حکیم محمود احمد ظفر
قیمت: ۶۰ روپے

ملنے کے پتے: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961
مکتبہ احرار 69/c حسین سٹریٹ وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور فون: 042-5865465

© rasailojaraid.com